فاتبعونی یحببکم اللہ

تم میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (آل عمران)

مجلّہ شمارہ: ۱۹۸۶ء

ترتیب: منظور حسین جیلانی

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ◻ کراچی، پاکستان

معارفِ رضا

مجلّہ شمارہ: ۱۹۸۶ء

ترتیب: منظور حسین جیلانی

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ◻ کراچی، پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اظہارِ حقیقت

الحمد للہ کہ ادارۂ تحقیقات امام رضاؒ کراچی نے اپنی تاسیس کے پانچ سال پورے کرلیے ہیں۔ ان پانچ سالوں کی خدمات آپ کے سامنے ہیں۔

الحمد للہ کہ ہرسال ایک گرانقدر اور ضخیم مجلہ اور نابغۂ دوراں اعلیحضرت امام احمد رضا قدس اللہ سرہٗ کی گرانقدر تصانیف میں سے چند اہم تصانیف کی اشاعت ہمارے دائرہ کار میں داخل ہے لیکن ہماری ان مساعی کی تکمیل اور کامیابی سے ہمکنار ہونا صرف ہماری تگ و تاز کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ نتیجہ ہے ہمارے سرپرستوں کی رہنمائی، ان کا ہر ہر مرحلہ پر تعاون اور بارگاہِ ایزدی میں پُرخلوص دعاؤں کا۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام رضاؒ ان حضرات کے تعاون پر نازاں اور ان کی سرپرستی کا تادیر خواہاں ہے۔

اس کتابچۂ تعارف یا سوینیر میں ہم اپنے ان سرپرستوں کا تذکرہ اپنے لیے وقیع اور اظہارِ حقیقت کے لیے ایک مناسب اور برمحل موقع اور قارئین سے ان کے تعارف کی ایک تقریب جمیل سمجھتے ہوئے بہت ہی اختصار کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کر رہے ہیں۔

والا مرتبت حضرت مولانا مفتی تقدس علی خان صاحب قادری رضوی!

آپ اعلیحضرت قدس اللہ سرہٗ کے شہزادہ اکبر یعنی حضرت مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے خویش اور اعلیحضرت نور اللہ مرقدہٗ کے قائم کردہ دار العلوم منظر اسلام بریلی کے ناظم رہے۔ آپ کے دورِ نظامت میں دار العلوم کے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ آپ صرف انتظامت کی اعلیٰ صلاحیتوں ہی سے بہرہ ور نہیں تھے بلکہ آپ کے پایۂ علم کا بھی ایک بلند مقام تھا۔ آپ مدتوں تک "شرح جامیؒ" کا دار العلوم میں درس دیتے رہے اور کوئی دوسرا اس ـــــ میں آپ کا ہمسر نہیں بنا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ سندھ کے مشہور روحانی خانوادے "پیر پگارا" سے وابستہ ہو گئے۔ بایں پیرانہ سالی آپ دار العلوم راشدیہ پیر جوگوٹھ میں شیخ الحدیث کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم کو آپ کی ذاتِ والا سے تادیر استفادہ کا موقع عطا فرمائے (آمین)

عالیجناب شیخ حمید اللہ صاحب قادری حشمتی!

ادارۂ تحقیقات امام رضاؒ آپ کی سرپرستی پر نازاں ہے اور کیوں نہ نازاں ہو کہ اس مادہ پرستی اور حبِّ زر کے دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسے صاحبانِ کرم بھی موجود ہیں جن کے سامنے کچھ گزارشِ احوال واقعی کی ضرورت پیش نہیں آتی بلکہ آپ کی دوررس نگاہ ادارہ کی مالی ضروریات سے باخبر رہتے ہوئے ہر وقت تعاون کے لیے آمادہ رہتی ہیں۔ ہم نے آپ کے مالی تعاون سے ان مشکلات پر بڑی حد تک قابو پا لیا ہے۔

آپ کو اعلیحضرت امام رضاؒ قدس سرہٗ کی ذاتِ والا سے ایک خصوصی نسبت اور تعلقِ خاطر ہے کہ آپ کے شیخ طریقت والا مرتبت شیر بیشۂ رضویت مولانا حشمت علیؒ جو اعلیحضرتؒ کے ایک مخلص شیدائی اور مبلغِ رضویت تھے۔ شیخ حمید اللہ صاحب بھی اسی راہ پر گامزن ہیں اور اپنے مالی تعاون سے دنیائے رضویت کی اہم خدمت انجام دے رہے ہیں۔ فجزا اللہ احسن الجزا۔

حضرت علاّمہ شمس الحسن شمس المعروف بہ شمس بریلوی

آپ دنیائے علم وادب کی ایک مشہور و معروف شخصیت ہیں۔ تقریباً چالیس کتابوں کے مُصنّف ہیں۔ آپ کی تصانیف نہ صرف خواجہ تاشان رضویت کے لیے باعث فخر و نازش ہیں بلکہ غیروں نے بھی آپ کی علمی اور ادبی صلاحیتوں کا اعتراف کیا ہے۔
آپ نے معارفِ رضا اور ادارۂ تحقیقات امام رضا کو ہمیشہ اپنی نگارشات سے نوازا۔ مُعارف رضا میں آپ کے تحقیقی مضامین بڑے بلند مقام کے حامل ہوتے ہیں۔ خواجہ تاشان ضویت آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتے کہ آپ نے حضرت امام رضا کے نعتیہ کلام کا تحقیقی اور ادبی جائزہ پیش کر کے دنیائے رضویت کی ایک بے مثال خدمت انجام دی ہے

ہم گزشتہ سال آپ کی ایک محقّقانہ کتاب امام رضا کی حاشیہ نگاری جلد اوّل شائع کر چکے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اس سال اس کی جلد دوم آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

والا مرتبت محقق و دانشور پروفیسر ڈاکٹر محمدؔ مسعود احمد (پی ایچ ڈی) پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ۔ سندھ

آپ دنیائے رضویت میں اپنی تحقیقات اور حضرت امام رضا قدس اللہ سرہٗ پر اپنی بہترین محققانہ نگارشات کے باعث ایک محبوب و مشہورِ شخصیت ہیں۔ بلا خوفِ تردید یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ آپ نے اپنی فکر کے انمٹ اور انمول جواہر پارے جو دنیائے رضویت کے سامنے پیش کیے ہیں۔ خواجہ تاشانِ رضویت اس کے شکر سے کسی طرح بھی عہدہ برا نہیں ہو سکتے۔

آپ نے اپنے زورِ قلم سے اعلیٰحضرت امام رضاؒ کے علمی، تحقیقی اور مذہب حنفی پر آپ کی فقید المثال تحریروں کا لوہا غیروں سے بھی منوا لیا۔ آپ پندرہ سال سے شب و روز اسی کوشش میں مصروف ہیں کہ زمانے کی نامساعدت سے جو دبیز پردے اعلیٰحضرت امام رضا کی عروسِ فکر پر پڑے ہوئے تھے ان کو اٹھا کر اس شاہدِ رعنا جمالِ ہوش ربا سے نگاہوں کو حیرت زدہ کر دیں آپ کی تخلیقات میں "اُجالا" ایک شاہکار حیثیت رکھتا ہے۔ ادارہ اس کا سندھی میں ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے علاوہ ازیں اس سال آپ کے قلم کا ایک شاہکار اور فکر کی ایک اچھوتی تخلیق "رہبر و رہنما" پیش کر کے اپنا سر افتخار سے بلند کر رہے ہیں۔

حمد

حضرت رضا قدس سرہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْکَوْنِ وَالْبَشَرِ ۔۔۔ حَمْدًا یَّدُوْمُ دَوَامًا غَیْرَ مُنْحَصِرِ

وَاَفْضَلُ الصَّلٰوتِ الزَّاکِیَاتِ عَلٰی ۔۔۔ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ مُنْجِی النَّاسِ مِنْ سَقَرِ

بِکَ الْعِیَاذُ اِلٰہِیْ اِنْ اَسَأْتُ حُکْمًا ۔۔۔ سِوَاکَ یَا رَبَّنَا یَا مُنْزِلَ النُّذُرِ

نعت شریف

امام احمد رضا قدس سرہٗ

ز عکست ماہِ تاباں آفریدند ۔۔۔ ز بوئے تو گلستاں آفریدند

نہ از بہرِ تو فرماں نیانند ۔۔۔ کہ خود بہرِ تو ایماں آفریدند

صبا را است از بویت بہر سو ۔۔۔ چناں اُفتاں و خیزاں آفریدند

برائے جلوۂ یک گلبنِ ناز ۔۔۔ ہزاراں باغ و بستاں آفریدند

ز مُہرِ تو مثالے بر گرفتند ۔۔۔ وزاں مُہرِ سلیماں آفریدند

چو انگشتِ تو شد جولاں دہِ برق ۔۔۔ قمر را بہرِ قرباں آفریدند

ز لعلِ نوشخندِ جانفزایت ۔۔۔ زُلالِ آبِ حیواں آفریدند

نہ غیرِ کبریا جاں آفرینے ۔۔۔ نہ خود مثلِ تو جاناں آفریدند

پئے نظارۂ محبوبِ لاہوت ۔۔۔ جبینت آئنہ ساں آفریدند

بنا کردند تا قصرِ رسالت ۔۔۔ ترا شمعِ شبستاں آفریدند

ز مہر و چرخ بہرِ خوانِ جودت ۔۔۔ عجب قرص و نمکداں آفریدند

ز حسنت تا بہارِ تازہ گُل ۔۔۔ رضایت را غزل خواں آفریدند

منقبت

درمدح اعلیحضرت مولانا احمد رضا خانصاحب قدس سرہٗ

(جو کہ احمد رضا کانفرنس میں ۱۸، دسمبر ۱۹۸۲ء کو پڑھی گئی)

جلوہ ہے نور ہے کہ سراپا رضاؒ کا ہے — تصویرِ سنیت ہے کہ چہرہ رضا کا ہے

وادی رضا کی، کوہ ہمالہ رضاؒ کا ہے — جس سمت دیکھیے وہ علاقہ رضا کا ہے

دستار آرہی ہے زمیں پر جو سر اُٹھے — اتنا بلند آج پھریرا رضا کا ہے

کس کی مجال ہے کہ نظر بھی مِلا سکے — دربارِ مصطفےٰ میں ٹھکانا رضا کا ہے

الفاظ بہہ رہے ہیں دلیلوں کی دھار پر — چلتا ہوا قلم ہے کہ دھارا رضا کا ہے

چھوتا ہے آسمان کو مینار عزم کا — یعنی اٹل پہاڑ ارادہ رضا کا ہے

نکتے عبارتوں سے ابھرتے ہیں خود بخود — نقد و نظر پہ ایسا اجارہ رضا کا ہے

دریا فصاحتوں کے رواں شاعری میں ہیں — یہ سہل ممتنع ہے کہ لہجہ رضا کا ہے

جو لکھ دیا ہے اس نے سند ہے وہ دین میں — اہلِ قلم کی آبرو نکتہ رضا کا ہے

اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت علم دین پر — جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

اس دورِ پُر فتن میں نظرؔ خوش عقیدگی

سرکار کا کرم ہے نہ ساما رضا کا ہے

جمیل نظرؔ

۱۸، دسمبر ۱۹۸۲ء
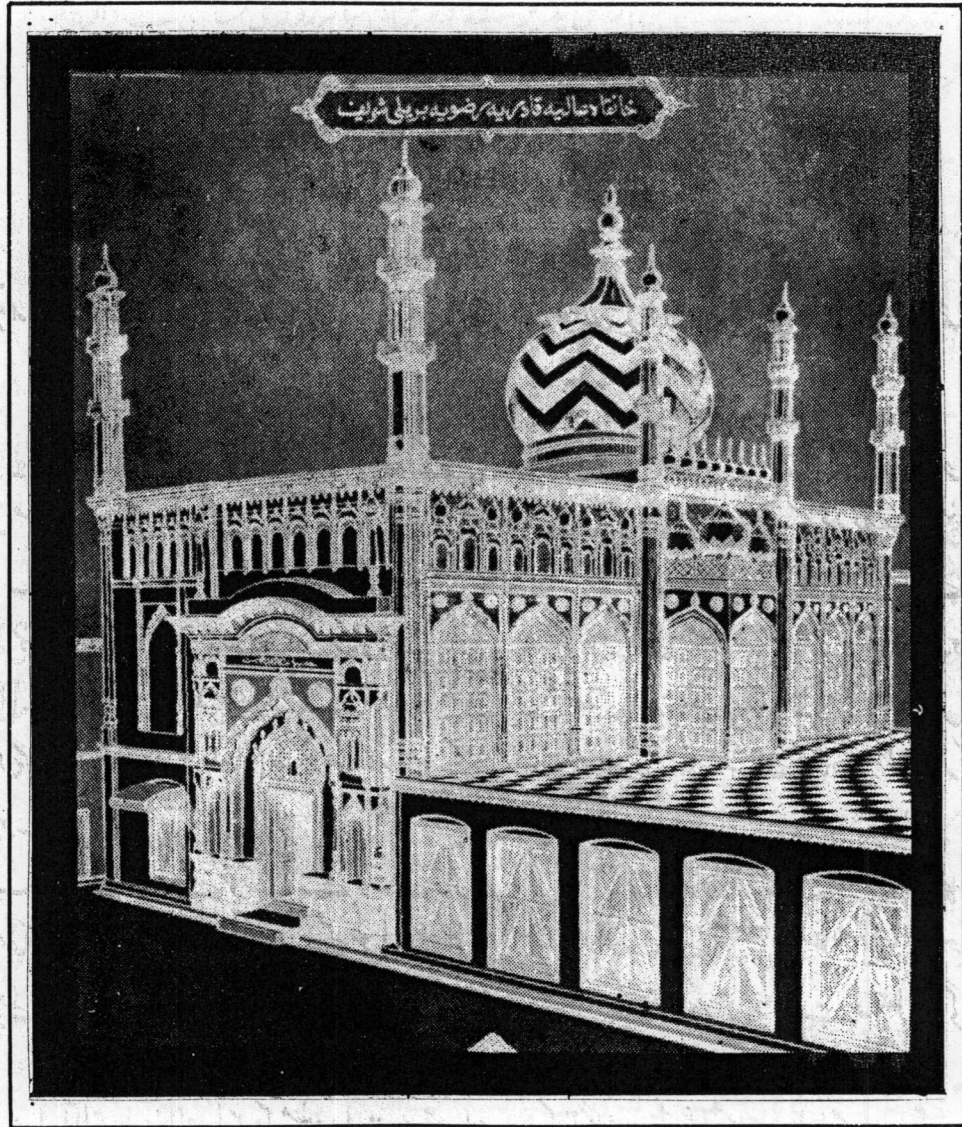
خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف

سیّد ریاست علی صاحب قادری رضوی بانی وصدر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا قدس اللہ سرہٗ کو اگر ایک جسد سے تعبیر کیا جائے تو ہمارے سیّد صاحب اس کی رُوح ہیں، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی یہ شہ رگ اور ایک وتین ہیں کہ اُس کے سارے جسم میں اس کے ذریعے خون پہنچ رہا ہے۔

سیّد صاحب نے آج سے پانچ چھ سال پہلے بالکل بے سروسامانی کے عالم میں اعلحضرت کے جذبۂ فداکاری سے سرشار ہوکر "معارفِ رضا" کا پہلا شمارہ نکالا تھا۔ اُس وقت حضرت شمس بریلوی نے اُن سے بھرپور تعاون کیا۔ سیّد صاحب کی شب و روز کی جانکاہ محنت نے مجلّہ کو کامیاب بنایا۔ امام احمد رضا کانفرنس آپ کے نصب العین کی ایک ٹھوس حقیقت بن کر سامنے آئی۔ اپنوں اور غیروں نے بے حد سراہا۔ دانشور طبقہ اس کانفرنس کی بدولت امام احمد رضا اور اُن کے پائیگاں علم اور اُن کے تبحّر سے آگاہ ہوا اور اس کانفرنس کے بڑے مثبت نتائج برآمد ہوئے۔

الحمدللہ کہ اب پانچ چھ سال سے خوب سے خوب تر رنگ میں کانفرنس کا انعقاد ہو رہا ہے اور اب اس کا دائرہ سید ریاست علی قادری صاحب کی انتھک کوششوں سے ملک کے طول و عرض میں پھیلتا جا رہا ہے۔ کراچی، اسلام آباد اور حیدرآباد اس کانفرنس کے محلِ انعقاد بن چکے ہیں۔ اُمید ہے کہ انشاء اللہ سیّد صاحب کی کوششوں سے اس کو اور وسعت حاصل ہوگی۔

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا اور اس کی مطبوعات سیّد صاحب کی تگاپوئے عمل کا دوسرا نام ہے۔ آپ ہی کی کوششوں سے یہ ادارہ ایک قدآور ادارہ بن گیا، اربابِ قلم کا تعاون حاصل رہا اور معارفِ رضا ہر اگلی منزل پر خوب سے خوب ترین کر سامنے آیا۔

دنیائے رضویت سیّد صاحب کی ذات پر نازاں ہے اور اُن کے فروغ عمل کے لیے دُعاگو ہے۔ اللہ تعالیٰ سیّد صاحب کو اس راہ میں حسبِ دلخواہ کامرانیوں سے ہمکنار فرمائے۔

ایں دعا از من جملہ جہاں آمین باد

کار پردازان ادارۂ تحقیقاتِ احمد رضاؒ اور مجلہ معارفِ رضا کا

تعارفِ مختصر

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضاؒ کے سرپرست حضرات کے تعارف کے بعد یہ ضروری محسوس ہوا کہ ان شخصیتوں کو بھی آپ سے متعارف کرایا جائے جن کے دم قدم سے یہ بزم رونق پذیر ہے اور جن کی شبانہ روز کی مساعی نے ادارہ کو اس قابل بنایا ہے کہ وہ آپ کے سامنے مجلّہ معارفِ رضا اور اہم مطبوعات کو شایانِ شان طور پر پیش کر سکے۔

جناب پروفیسر مجید اللہ صاحب قادری

ایم۔اے اسلامیات

ایم۔ایس۔سی۔ ارضیات

پروفیسر جامعہ کراچی۔

آپ ہمارے سرپرست جناب شیخ حمید اللہ حشمتی کانپوری کے نوجوان اور صالح فرزندِ اکبر ہیں۔ "ادارۂ تحقیقات امام رضاؒ" کے سرگرم معاون اور کارکن ہیں۔ یہ کہنا مبالغے سے بالکل خالی نہ ہوگا کہ اگر آپ کی کوششیں اور بھرپور توجہ ادارہ کے شاملِ حال نہ رہتی تو ہم اس راہ میں بمشکل ہی گامزن رہ سکتے تھے۔

ہمارے شیخ حمید اللہ صاحب پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسانِ عظیم ہے کہ اس دورِ تجدد پسندی اور مغربیت نوازی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ فرزند دین کی راہ میں اس طرح سرگرم ہے اور رضویت کا ایسا شیدائی ہے کہ ہر آن اور ہر لمحہ اس کی یہی کوشش ہے کہ سرورِ کونین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وَرَفَعنا لکَ ذِکرَکَ کے طنطنے سے ذہن وایمان ہر وقت گونجتے رہیں۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

جناب سید وجاہت رسول صاحب قادری

اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ حبیب بنک کراچی

برصغیر پاک وہند کے مشہور ومعروف عالم دین اور مبلغ اسلام حضرت سید ہدایت رسول صاحبؒ آپ کے جدّ امجد ہیں۔ ماشاء اللہ ایک مرد صالح اور ایسے جمیل اور پاکیزہ کردار کے حامل ہیں کہ ان کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو ان کے رنگ میں رنگ دے۔ بنک کی ملازمت دینی کاموں میں حارج نہیں ہوتی۔ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؒ کے شیدائیوں میں ہیں۔ اعلحضرت امام احمد رضا کے نام سے جو کام بھی ہوتا ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، چنانچہ ادارۂ تحقیقات احمد رضا کو آپ کا بھرپور تعاون حاصل ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی حاصل رہے گا۔

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

منظور حسین جیلانی بریلوی

ایک صالح اور پاکباز نوجوان ہیں حبیب بنک کراچی میں اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ کے منصب پر فائز ہیں۔ بریلی (شریف) آپ کا مولد بھی ہے اور مسلک بھی۔ آپ بریلوی ہیں۔ مفتی اعظم سیّد حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل

ہے۔ اس سے امام احمد رضاؒ سے عقیدت اور محبّت آپ کی رگ و پے میں جاری و ساری ہے۔ اسی عقیدت و محبّت کا نتیجہ ہے کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضاؒ آپ کی کوششوں کا مرکز اور محور ہے۔ شب و روز ادارہ کی ترقی، اس کی فلاح میں مصروفِ عمل ہیں۔ مطبوعات ادارۂ تحقیقات امام احمد رضاؒ میں آپ کی مساعیٔ ادارہ کے لیے موجبِ فروغ و باعثِ کامرانی ہیں۔

پروفیسر عبدالرحمٰن قادری

پروفیسر شعبہ اردو جامعہ ملیہ کالج کراچی۔

اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم کہ قوم کے نوجوانوں میں بھی جذبۂ ایمانی کا جوش و خروش ہے۔ کاش قوم کے تمام نوجوان اس رنگ میں رنگ جائیں تو بیڑا پار ہو جائے۔

جناب پروفیسر رحمٰن قادری ایم۔ اے ایک بالغ نظر نوجوان ہیں۔ کئی سال سے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو آپ کا تعاون حاصل ہے اور ایسا بھرپور تعاون کہ اِس راہ میں نہ دن کو دن سمجھتے ہیں اور نہ رات کو رات۔ جس وقت تعاون کی ضرورت ہوئی کبھی اس سے گریزاں نہیں رہے ان کا تعاون ہمارے لیے اس راہ میں کامیابی و کامرانی کا موجب ہے۔

اللہ اگر توفیق نہ دے، انسان کے بس کا کام نہیں۔

جناب غلام حیدر رنگؔ صاحب

اللہ اللہ! اعلیٰحضرت امام رضاؒ کے کیسے کیسے شیدائی پاکستان میں موجود ہیں کہ ہر وقت اور ہر آن ان کی تگا پو کا محور و مرکز یہی ہے کہ اعلیٰحضرت امام رضاؒ کا نام بلند و بالا ہو۔

جناب غلام حیدر رنگ کراچی میں مقیم ہیں اور آپ کا کراچی میں مقیم ہونا اس ادارہ کے لیے بہت ہی کارآمد ثابت ہوا۔ آپ کی پوری توانائیاں ادارہ کے لیے وقف ہیں۔ آپ ہر وقت اس کی کامیابی میں مساعی ہیں اور جب بھی آپ کے تعاون کی ضرورت پیش آئی آپ نے کبھی تعاون سے گریز نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس ہمدردی اور ادارے کے لیے آپ کے بھرپور تعاون کو قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

پروفیسر حافظ قاری عبدالباری صاحب (ایم اے اسلامیات) پروفیسر جامعہ ملیہ کالج کراچی۔

حافظ قاری عبدالباری صاحب ایم اے اسلامیات کے علاوہ فاضل درس نظامی بھی ہیں۔ آپ کے والد ماجد جناب مولوی عبداللطیف صاحب اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے عقیدت مندوں میں سے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالباری صاحب نے جس ماحول میں پرورش پائی وہ ماحول فاضل بریلوی کی محبّت اور عقیدت سے سرشار تھا۔ عنفوانِ شباب ہی سے آپ بھی اسی راہ پر گامزن رہے۔ جب علم و فضل نے ذہن کو مزید جلا بخشی تو اس عقیدت میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

پروفیسر موصوف ادارۂ تحقیقات امام رضاؒ سے اپنی عقیدت کے باعث خصوصی رابطہ رکھتے ہیں اور اس ادارے کے سرگرم معاون ہیں۔ پروفیسر مسعود احمد صاحب کی کتاب "اجالا" سندھی زبان میں آپ کے اخلاص کی ایک دلکش یادگار ہے۔

سیّد لائق علی مصطفوی بریلوی

کتاب کا حُسنِ صوری حُسنِ معنوی سے پہلے نظروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ادارۂ تحقیقات امام رضا کی خوش بختی کہ اس کو ایک ایسے فن کار کا تعاون حاصل ہو گیا جو ماہرِ فن ہیں اور مخلص بھی۔ اس سے ہماری مراد سیّد لائق علی صاحب سے ہے جو ادارہ کی مطبوعات کو بکمال چابکدستی حسین اور جاذبِ نظر بناتے ہیں۔

پیغام

پیر سید نا طاہر علاؤالدین القادری

جناب سید ریاست علی قادری صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

مجھے یہ جان کر انتہائی مسرت ہوئی کہ آپ اور آپ کے ادارے کے اراکین، مجلّہ معارفِ رضا کی تقریبِ رونمائی کے موقع پر امام احمد رضاؒ اور اُن کی دینی و ملّی خدمات پر مبنی ایک کتابچہ شائع کر رہے ہیں۔

امام احمد رضاؒ ایسی نابغۂ روزگار ہستی جن کی علمی روحانی، دینی اور ملّی خدمات اَن گنت ہیں، کہیں صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا علومِ جدیدہ سے بہرہ وَر طبقے اور نئی نسل کے لیے امام احمد رضا کے علمی شہ پاروں کو شائع کر کے ایک ٹھوس کام کر رہا ہے۔

مَیں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو اور اراکین ادارۂ تحقیقات امام رضاؒ کو ہمّت، استقامت اور حوصلہ عطا فرمائے اور ایسے اسباب مہیّا فرمادے کہ آپ ایسے پُرفتن دَور میں جبکہ ہر طرف بے راہ روی کا دَور دورہ ہے۔ اُس شمع کو روشن رکھ سکیں جس کی ضو امام احمد رضا نے ہم تک پہنچائی ہے۔ امام احمد رضا کے مشن کو اُمّتِ مسلمہ کے اتحاد و اتفاق کا ذریعہ بنانا ہی دراصل اُن کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیغام

CHIEF MINISTER, SIND

۲۳ اکتوبر ۱۹۸۶ء

سید غوث علی شاہ
(وزیر اعلیٰ سندھ)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محترمی سید ریاست علی قادری صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

مجھے یہ جان کر نہایت مسرت ہوئی کہ ادارۂ تحقیقات احمد رضا بریلوی کراچی حسب سابق امسال بھی عاشق رسول امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شایانِ شان ایک کانفرنس منعقد کر رہا ہے جس میں ملک اور بیرون ملک کے مشہور علماء، دانشور اور محقق شریک ہو رہے ہیں۔

پچھلی دو صدیوں سے امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت ایک نابغۂ روزگار شخصیت تسلیم کی جاتی ہے۔ ان کے تبحر علمی، تفقہ فی الدین، محققانہ آن اور مجتہدانہ شان کے اپنے اور غیر سبھی معترف نظر آتے ہیں۔ علامہ اقبال علیہ الرحمتہ کی زبان میں وہ اپنے وقت کے امام ابو حنیفہؒ ہیں

وہ ایک سچے عاشق رسول تھے۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع کا روشن کرنا ہے۔ اور آج برصغیر پاک و ہند بلکہ سارے عالم اسلام میں انہی کاوشوں کا یہ فیض ہے کہ ہر مسلمان کا دل حبِّ رسول کے کیف سے سرشار اور سینہ نور محمدی سے منور ہے۔ ان کا دوسرا عظیم کارنامہ برصغیر کے مسلمانوں کو متحد و متفق کر کے انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی کے خلاف ان کے جذبۂ حریت کا بیدار کرنا ہے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ وہ "دو قومی نظریہ"، کے جس کی بنیاد پر مملکت خداداد پاکستان کا حصول ممکن ہوا سب سے پہلے داعی تھے۔ قائد اعظمؒ کی رہنمائی میں مسلم لیگ کی تحریک پر قیام پاکستان کو سب سے زیادہ تقویت..... امام احمد رضا اور ان کے معتقدین علماء، مشائخ اور عوام کے بے لوث اور بھرپور تعاون سے پہنچی ہے جس کا اعتراف تاریخ پاکستان کے اوراق کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کرے اور آپکو اور آپ کے ادارے کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ (آمین)

سید غوث علی شاہ

وزیر اعلیٰ سندھ

محترم المقام سیّد ریاست علی قادری صاحب
السّلامُ علیکُم ورحمتہ اللہ

مجھے یہ جان کر نہایت خوشی ہوئی ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا حسبِ سابق اس سال بھی "امام رضا کانفرنس" کا انعقاد و اہتمام کررہا ہے اور اس میں نہ صرف یہ کہ اندرون ملک بلکہ بیرون ملک سے بھی مندوبین شرکت کررہے ہیں۔ اسلاف کے کارنامے کسی قوم کا سب سے قیمتی ورثہ ہوتے ہیں جو قوم اسلاف کے کارناموں کو بُھلا دیتی ہے وہ بہت جلد صفحۂ ہستی سے مِٹ جایا کرتی ہے۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ حضور پُرنور آقائے دوجہاں محمد الرّسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابٖ وسلم کا اُمّت محمّدیہ کے لئے انعام ہیں اس انعام کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ ان کے علمی دینی اور رُوحانی ورثہ کی حفاظت کرنا تمام مسلمانوں اور خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں کی مِلّی ذمہ داری ہے اس لئے کہ پاکستان کی اسلامی ریاست کا وجُود فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی رُوحانی اور سیاسی بصیرت کا مرہُونِ منّت ہے۔

مقامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفّظ اور نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے سلسلہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی مساعی اظہر من الشمس ہیں اور آج پاکستان اور دیگر عالم اسلام میں نظام اسلام کے نفاذ کی تگ و دو دراصل انہی کی مساعی کا نتیجہ ہے۔ امام رضا کا مشن "چراغِ مصطفوی" کی ضیاء باریوں سے "شرارِ بولہبی" کی فتنہ انگیزیوں کو رفع کرنے کا مشن اور ان کا پیغام مسلمانانِ عالم کے نام اقبال کی زبان میں یہ ہے کہ ؎

دہر میں اِسمِ محمدؐ سے اُجالا کر دے

میں صمیم قلب سے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کانفرنس کو کامیاب بنائے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قُدسَ اللہ سرہٗ العزیز کے مشن کے پھیلانے میں آپ کی اور آپ کے رُفقائے کار کی کوششوں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے، آمین۔

آپ کا مخلص :
حاجی محمد حنیف حاجی طیّب
وفاقی وزیر پٹرولیم اور قدرتی وسائل
حکومت پاکستان، اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکومتِ پاکستان
وزارتِ مذہبی اُمور و اقلیتی اُمور

نیم سرکاری مراسلہ نمبر ____________

اسلام آباد ۸/ اکتوبر ۱۹۸۶

حضرت امام احمد رضا کانفرنس منعقدہ کراچی کے
موقع پر وزیر مملکت جناب مقبول احمد خان کا پیغام

محترمی و مکرمی

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

مجھے از حد خوشی ہے کہ آپ ۲۷/ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو کراچی میں امام احمد رضا رح کانفرنس منعقد کر رہے ہیں - اس موقع پر میں آپ اور آپ کے رفقائے کار کو دلی مبارک باد دیتا ہوں - حضرت قاری الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ملت اسلامیہ کے ان نجوم درخشاں میں سے ہیں جن سے لاکھوں افراد نے شب تار میں رہنمائی حاصل کی ہے۔ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ کا احسان عظیم ہے کہ انہوں نے عشق مصطفےٰ کے دیپ جلائے جن سے نہ صرف عقائد کی اصلاح ہوئی بلکہ عقائد میں پختگی اور استحکام پیدا ہوا۔ لوگ مختلف تحریکوں کے دام تزویر سے بچے اور محبت رسول کی چار دیواری میں مامون و محفوظ رہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اعلحضرت عظیم البرکت کے منہاج پر چل کر عامتہ الناس میں جذبہ حب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عام کریں گے اور آپس میں اتحاد و اتفاق کی ایسی فضا پیدا کریں گے جس سے ملک و ملت ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکیں گے۔

مع السلام

مخلص

(مقبول احمد خان)
وزیر مملکت

جناب سید ریاست علی قادری صاحب
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ)
۴/ بہادر یار جنگ روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MR. MIR NAWAZ KHAN MARWAT
Tele No. 823162

چھٹی نمبر ۸۶/۳۵۹ - وزیر مملکت
MINISTER OF STATE, JUSTICE
AND
PARLIAMENTARY AFFAIRS

Islamabad 14 - 10 - 86

میر نواز خان مروت کے پیغام کا متن

" اعلیٰ حضرت مولانا رضا احمد خان رحمتہ اللہ علیہ نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ تمام عالم اسلام میں ایک منفرد مقام کے حامل ھیں - عرب ھو یا عجم ھر جگہ آپکے علم و فضل ، ذہانت و قابلیت کے چرچے ھیں - قرآن مجید کی تفسیر احادیث نبوی کی توضیح و تشریح ، مسائل فقہ کے شرح و بیان میں آپ ایک عظیم مرتبے پر فائز نظر آتے ھیں آپ ایک عظیم عالم دین ھونے کے ساتھ ساتھ بڑے نامور فقیھی اور نعت گو شاعر بھی تھے - آپ فن توصیف اور عربی زبان کی کیفیت کو اچھی طرح جانتے تھے - آپ ایک سچے عاشق رسول تھے -
آپ عربی فارسی اردو ھندی زبانوں پر گہرا عبور رکھتے تھے - آپ نے قرآن حکیم کا ترجمہ اور تفسیر کنزالایمان کے نام سے مرتب فرمائی ، قرآن مجید کے اس ترجمے میں اسقدر سادہ اور عام فہم زبان استعمال کی گئی ھے کہ معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا قاری بھی مفھوم و معانی بخوبی سمجھ سکتا ھے اس سے آپکی عالمانہ بصیرت کی پختگی - قرآن و شریعت کی محبت عشق رسول میں وارفتگی اورادبی جوہر نمایاں ھیں - آپکی فضیلت علمی کا یہ عالم ھے کہ آپ کے دوست دشمن سب ھی قدر کرتے ھیں - آپ کے دینی و علمی کارنامے تاریخ اسلام میں ایک گراں قدر اضافہ ھیں - رھنمائے ملت کی حیثیت سے آپ نے قوم کی سیاسی ، سماجی ، اقتصادی ، معاشی اور دینی غرض زندگی کے ھر شعبے میں رھنمائی فرمائی - مولانا احمد رضا خان نے مسلمانوں کی اقتصادی زبوں حالی کی طرف بھی خاص توجہ دی اور اس مقصد کے لئے 1912ء میں کلکتہ سے رسالہ فلاح و نجات و اصلاح جاری کیا جس میں مسلمانوں کے لئے ایک مکمل معاشی ضابطہ پیش کیا -

میر نواز خان مروت
وزیر مملکت برائے انصاف و پارلیمانی امور
اسلام آباد

سید ریاست علی قادری
ادارہ تحقیقات ،
امام احمد رضا ،
کراچی -

حکیم محمد سعید
HAKIM MOHAMMED SAID
HAMDARD MANZIL
KARACHI-5
(Pakistan)

Karachi: Clinic 215908, Office 616001-5; Residence 410612
Telex 24529 HAMD PK
Lahore: Clinic 53819
Rawalpindi: Clinic 64338; Residence 43944
Peshawar: Clinic 74186; Residence 42303
Hyderabad: Clinic 31666

حوالہ نمبر ذ / ت / 86 / 1285

2 ۔ صفر ۔ 1407ھ
کراچی: 7 ۔ اکتوبر ۔ 1986ء

محترم جناب ریاست علی صاحب قادری
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ ملا ۔ یادآوری کا شکریہ !

آپ کی فرمائش پر معارف رضا کے مجلۂ خصوصی کے لیے پیغام بھیج رہا ہوں ۔

گزشتہ صدی ہجری کے مشاہیر اور اکابر علماء میں حضرت مولانا احمد رضا خان رح اپنی جامعیت اور علوم اسلامیہ میں گہری بصیرت کی وجہ سے خاص امتیاز رکھتے ہیں ، وہ مفسر ، مفتی ، شارح اور نکتہ رس محشی نیز متعدد اہم موضوعات پر کثیر در کثیر کتابوں کے مصنف تھے ۔ ان کے تفقہہ کا اعتراف اس دور میں بھی کیا گیا اور آج بھی کیا جا رہا ہے ۔ دین سے ان کی والہانہ وابستگی اور ان کا علمی اشتغال ان کی کتاب زندگی کا درخشاں باب ہے ۔ اسلامی فکر و شعور کو عام کرنے اور بے زمام زندگی کو دین سے قریب تر لانے میں انہوں نے جو تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے وہ فراموش نہیں کیا جا سکتا ۔ ان کا اخلاص اور ان کا جوش عمل سبق آموز ہے ۔ ان کی علمی تحریروں کی گہرائی اسلاف کے علمی تبحر کی یاد دلاتی ہے ۔

اس دور میں جب کہ اکابر کے علمی کارناموں پر تحقیق کا میلان و رجحان بڑھ رہا ہے اور ان کی خدمات سے واقفیت کا تقاضا عام ہو رہا ہے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا رح قابل تبریک ہے کہ وہ "معارف رضا" جیسا مجلہ پیش کر کے اہم ضرورت کی تکمیل کر رہا ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے حسن قبول عطا فرمائیں اور اہتمام کرنے والے حضرات کو اجر مرحمت فرمائیں ۔

امید ہے کہ مزاج بہ عافیت ہوگا ۔

آپ کا مخلص

(حکیم محمد سعید)

محترم جناب سید ریاست علی قادری صاحب
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
4 ۔ بہادر یار جنگ روڈ
کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

پیغام

از

مولانا مفتی تقدّس علی خان صاحب قادری رضوی شیخ الحدیث مدرسہ راشدیہ ۔ پیر جو گوٹھ ۔ سندھ۔

امام اہلسنت حضرت شاہ احمد رضا خاں قادری کی عظمت و شہرت نہ کسی تعارف کی محتاج ہے اور نہ ان کی دینی و ملّی خدمات کسی سے پوشیدہ ہیں۔ ان کے روز و شب اور ماہ و سال صرف اسی پیغام کو گوشِ ہوش تک پہنچاتے رہے کہ

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست ۔ اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

اور ان کے بعد حضرت امام رضاؒ کے اس پیغام کو ملت کے ہر فرد کے کانوں تک پہنچانے کا ایک اہم دینی فریضہ ان چند حضرات نے اپنے ذمہ لے لیا ہے جنھوں نے اپنی متحد مساعی کو بروئے کار لانے کے لیے اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر دل میں بیدار کرنے کے لیے، ادارۂ تحقیقات امام رضا کے عنوان سے معنون کیا۔ اور جن کی متحدہ کوششوں سے ہر سال اعلحضرت عظیم البرکت رحمتہ اللہ علیہ کی نہ صرف یاد تازہ کرنے کے لیے بلکہ اُن کے نصب العین کو کامیاب بنانے کے لیے شاندار اجتماع، امام احمد رضا کانفرنس کے نام سے منعقد ہوتے ہیں اور ادارہ اپنی تمام تر ہمت کو اس اَمر پر مرکوز رکھتا ہے کہ امام احمد رضاؒ کی غیر مطبوعہ تصانیف زیادہ سے زیادہ افرادِ ملّت کی رہبری اور رہنمائی کے لیے زیورِ طبع سے آراستہ ہوں۔

سالانہ اجتماعات، کراچی، حیدر آباد اور اسلام آباد میں اعلحضرت کی شخصیت' ان کے مشن اور تبحرِ علمی پر دانشورانِ ملت اپنے مقالات سے دوسروں کو بہرہ اندوزی کا موقع دیتے ہیں اور خود بھی سعادت اندوز ہوتے ہیں۔

میں جناب سیّد ریاست علی صاحب صدر ادارۂ تحقیقات امام رضا، کراچی کو ان کی گراں خدمات پر تبریک و تہنیت پیش کرتا ہوں اور ان کے تمر کائے کار کو بھی ان کے جذباتِ خلوص و صورت اعلحضرت فاضل بریلوی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ادارہ کی کامرانی و کامیابی کے لیے دست بدعا ہوں والسلام۔

جناب حضرت مولانا سید ریاست علی قادری مدظلہٗ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس اللہ سرہٗ کی دینی و علمی خدمات اتنی ہمہ گیر ہیں کہ اگر ہم زندگی بھر ان کی ترویج و اشاعت میں مصروف رہیں تب بھی "حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہُوا" کے مصداق اس محسنِ عظیم کا احسان نہیں اُتار سکتے۔ آپ کا ادارہ اس سلسلے میں جو کوششیں کر رہا ہے وہ قابلِ ستائش ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو مزید ہمت و حوصلہ عطا فرمائے تاکہ امام احمد رضا پر علمی سطح پر کام ہوتا رہے۔

امام احمد رضا کانفرنس اسلام آباد کی کامیابی سے یہ اُمید ہو چلی ہے کہ کراچی میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ "امام احمد رضا کانفرنس" شایانِ شان ہوگی۔

میری طرف سے تمام ارکینِ ادارہ کو سلام۔

آپ کا مخلص:
پیرِ طریقت خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان نقشبندی مجددی
مرشد آباد، پشاور

آبروئے ما زنامِ مصطفےٰ است

کوکب نُورانی اوکاڑوی

چیئرمین گلزارِ حبیب ٹرسٹ، مولانا اوکاڑوی اکادمی

اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملّت امام اہلِ سنّت عظیم البرکت عاشقِ مصطفیٰ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اسمِ گرامی دنیائے اہلِ سنّت کا سرمایۂ افتخار و اعتبار ہے اور اہلِ سنّت وجماعت کی حقانیت اور صداقت کے لیے مسکت دلیل بھی۔ اپنی ظاہری مدّتِ حیات میں انہوں نے جو عظیم کارہائے نمایاں انجام دیے انہی کے باعث آج علم وفضل کے حوالے سے اہلِ سنّت وجماعت کا امتیاز قابلِ رشک ہے۔ پچاس سے زائد علوم پر اُن کی سیکڑوں کتابیں صدیوں تک اُن کی علمی مرتبت کو زندہ وپائندہ اور مسلکِ حق کو تابندہ ودرخشندہ رکھیں گی۔

اُردو داں طبقے سے متعلق کوئی اہلِ علم شاید ایسا ہوگا جو تحقیقی میدان میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی کاوشوں سے استفادہ کیے بغیر مسائل کے حل میں کامیابی حاصل کرسکے۔ دورِ غلامی میں اعلیٰ حضرت کے علمی کارنامے ملّتِ اسلام پر عظیم احسان ہیں جن کی اہمیت مسلّمہ ہے۔

میرے والدِ گرامی مجددِ مسلکِ اہلسنّت خطیبِ پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر وتقریر اور جدوجہد اسی نصب العین کے فروغ کے لیے تھی جو اعلیٰ حضرت نے تعلیم فرمایا یعنی "تبلیغ وتوسیعِ دین اور فروغِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم"۔ انہوں نے اندرونِ ملک وبیرونِ ملک اس نصب العین کی بقا کے لیے، مسلکِ حق اہلِ سنّت وجماعت کے لیے مثالی خدمات انجام دیں۔ جماعتِ اہلِ سنّت انہی کی یادگار ہے۔ لاہور میں یومِ رضا کے اولین انعقاد کا اعزاز بھی انھیں حاصل ہے۔ مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ اکادمی اسی نصب العین کی بقا اور ترویج واشاعت کے لیے خدمت کررہی ہے۔

'ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا' اس کے بانی جناب سید محمد ریاست علی قادری اور ان کے معاونین قابلِ مبارک باد اور ان کی کاوشیں قابلِ ستائش ہیں کہ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ کی خدمات سے جو ملّتِ اسلامیہ پر ان کا بیش بہا احسان ہیں، بجا طور پر متعارف کروانے کے لیے شب وروز مصروف ومشغول ہیں۔

اللہ کریم جل شانہ کے فضل وکرم، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت اور تمام اہلسنّت کی اعانت سے یہ ادارہ اور اس کی خدمات قبولیت اور ترقی پائیں۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

خادمِ اہلِ سنّت! کوکب نورانی اوکاڑوی عفولہ

محترم جناب سید ریاست علی قادری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میرے لئے یہ انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ آپ اور آپ کے ادارے کے ارکین امام اہل سنت، مجدد دین وملت الشاہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس اللہ سرہٗ کی دینی و ملی خدمات کو منظرِ عام پر لانے کے سلسلہ میں بھرپور کوششیں کر رہے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ آپکی مساعی پڑھے لکھے طبقوں میں مثبت طور پر نمایاں نظر آرہی ہیں اور اب جدید علوم سے بہرہ ور طبقہ امام احمد رضا کے اُس عظیم مشن کو سمجھنے لگا ہے جو انہوں نے قلوبِ مسلم میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو مزید ہمت و توانائی بخشے تاکہ آپ امام احمد رضا کے مشن کو آگے بڑھاتے رہیں، آمین

آپ کا مخلص:

حاجی عبد الرزاق جانو

چیئرمین حاجی رزاق جانو لمیٹڈ

چیئرمین پاکستان ٹی ایسوسی ایشن

وممبر کراچی پورٹ ٹرسٹ کونسل

محترم سید صاحب
سلام مسنون

مجھے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی پاکستان کی جانب سے " امام احمد رضا کانفرنس " کے انعقاد پر بڑی مسرّت ہوئی ہے۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اسلامی نشاۃ ثانیہ کے ایک بطلِ جلیل کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں ان جیسی نابغۂ روزگار اور ہمہ گیر شخصیت پچھلی دو صدیوں کی مسلم تاریخ میں نظر نہیں آتی ہے۔ ہندوستان کی سرزمین میں انیسویں صدی عیسوی میں جب اکبری ذہنیت رکھنے والے حضرات نے ایک قومی نظریہ کی اشاعت کی تو یہ صرف فاضل بریلوی کی شخصیت تھی جنہوں نے براہین قاطع اور حجج ساطعہ سے مجددانہ شان کے ساتھ اس نظریہ کا پوری طرح قلع قمع کیا۔ اس طرح ہندو مسلم اتحاد کی فضاؤں میں سب سے پہلے فاضل بریلوی نے دو قومی نظریہ کا نعرہ مستانہ بلند کیا، علامہ اقبال اور قائد اعظم نے بعد میں اسی نظریہ پر اپنی فکر کی بنیاد رکھی اور تحریک پاکستان کا آغاز کیا جو فاضل بریلوی کے صاحبزادگان خلفا اور معتقدین علما کی آل انڈیا سنّی کانفرنس کی حمایت سے پاکستان کی صورت میں منتج ہوا۔

مجھے خوشی ہے کہ " ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کانفرنس " نے اعلیٰ حضرت کے علمی روحانی سیاسی اور معاشرتی کارناموں کو قوم کے سامنے پیش کر کے ایک بہت بڑا ملّی فریضہ انجام دیا ہے اور وقت کی بہت بڑی ضرورت کو پورا کرنے کی سعی کی ہے۔

ادارہ اپنے اس مشن کی تکمیل میں تمام خیر خواہانِ ملّت کے تعاون اور مدد کا بجا طور پر مستحق ہے اللہ تعالیٰ آپکو اور آپ کے رفقاء کار کو ہر قدم پر کامیابی عطا فرمائے اور آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے، آمین۔

آپ کا مخلص اور موئید
حاجی عبد الحبیب
مینیجنگ ڈائرکٹر یونین انڈسٹریز، کراچی

پیغام

وادیٔ مہران (سندھ) کو باب الاسلام بھی کہا جاتا ہے۔ یہی وہ خطہ ہے جہاں سے برصغیر میں اسلام کا نور پھیلا۔ ضلع بدین میں لواری شریف ایک قدیم مقام ہے، جہاں سلطان الاولیاء خواجہ محمد زمان صدیقی نور اللہ مرقدہٗ کا پُر شکوہ مزارِ پُر انوار ہے۔ طریقت کے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی پاکستان میں یہ سب سے بڑی اور مرکزی درگاہ ہے۔ حضرت قاضی احمد سندھ، مکان شریف بھارت، کوٹلہ شریف ضلع شیخوپورہ، شرق پور شریف، حضرت کرماں والا شریف، حضرت کیلیاں والا شریف سب اسی درگاہ کا فیضان ہیں جہاں سے یگانۂ روزگار اہل اللہ نے دین وملت کی عظیم خدمات انجام دیں اور اہلِ ایمان کے لیے فلاح ونجات کا سامان کیا۔

حضرت سلطان الاولیاء علم وفضل اور زہد وتقویٰ کے لحاظ سے اپنے عہد کی ممتاز ترین شخصیت تھے۔ مشہور صوفی منش شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ نے بھی حضرت سلطان الاولیاء قدس سرہ کی بارگاہ میں سکونِ قلب کی دولت حاصل کی۔ جلیل القدر علمائے دین حضرت سلطان الاولیاء سے اپنی وابستگی کو اپنے لیے سعادت وافتخار سمجھتے ہیں۔

اولیائے نقش بند کے گروہ میں امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہٗ کا مرتبہ ومقام اہلِ علم سے پوشیدہ نہیں۔ انھوں نے اکبر وجہانگیر کے زمانہ میں صدائے حق بلند کرکے ملّتِ اسلامیہ کی رہنمائی کی۔ برصغیر میں وہ مسلک حق اہلسنت وجماعت کے نقیبِ اعظم تھے۔ دو قومی نظریہ کی تحریک انھی کی مجددانہ مساعیٔ جمیلہ کا ثمرہ ہے۔ امامِ اہلسنت عظیم البرکت اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی مسلکِ حق کو فروغ دیا اور دین وملت کو انتشار وافتراق سے بچانے کے لیے اپنے علم وعمل سے مثالی خدمات انجام دیں۔

اولیائے لواری شریف کا مسلک بھی وہی ہے جو امام ربانی اور اعلیٰحضرت بریلوی کا مسلک تھا یعنی اہلسنت وجماعت۔ خوشی ہے کہ اہلِ علم ودانش اس دور میں محسنِ ملّتِ اسلامیہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے کارہائے نمایاں اور مسلکِ حق سے لوگوں کو کماحقہٗ متعارف کرانے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فاضل بریلوی کی طرح دینِ حق پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت لُواری شریف، ضلع بدین، سندھ۔

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضاؒ کے اراکین پیر صاحب پگارا شریف کو ادارے کی مطبوعات پیش کر رہے ہیں۔
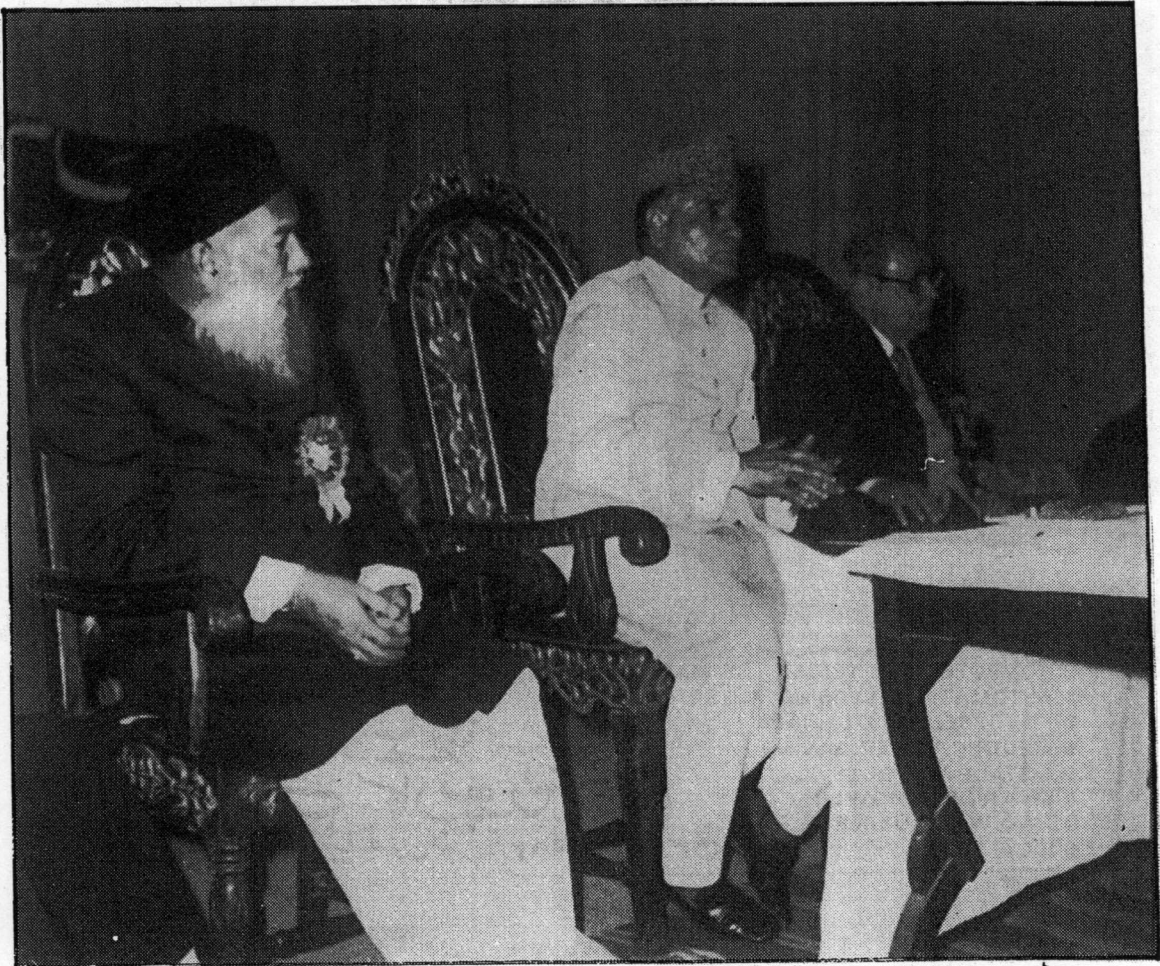
جسٹس (ریٹائرڈ) قدیرالدین، ایئر ایڈمرل ایم آئی ارشد (ریٹائرڈ) اور مولانا شوکت حسن خان گذشتہ امام احمد رضا کانفرنس میں۔

morphy richards

اب پاکستان میں دستیاب

بین الاقوامی شہرت
کے حامل
گھریلو استعمال کی اشیاء
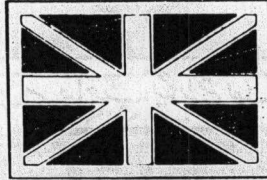
قابلِ اعتماد نام جانا پہچانا نام
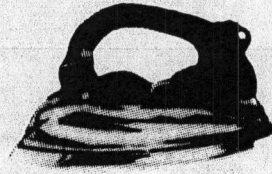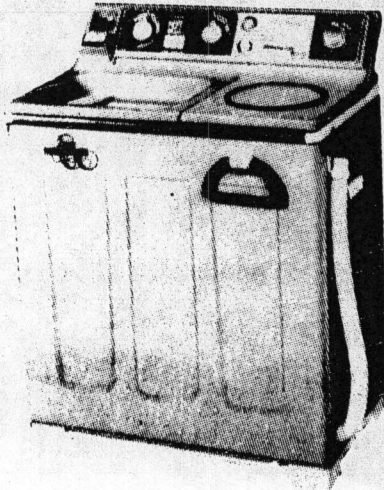
Heavy Weight Senior Iron 40181

Twosome Toaster 44300
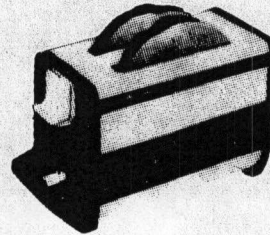
Washing Machine TECHnique 6000
(منفرد خصوصیات)

- COMPUTER HAS TESTED THE MACHINE
- AUTOMATIC REVERSING PULSATOR ACTION
- RUST-FREE PLASTIC BASE
- ELECTRIC/WATER SAVING
- 4-STAGE WATER LEVELS
- SPIN RINSE SHOWER
- TWO WAY BUZZER
- IDEAL TRAY

بعد از فروخت خدمات کے لئے
ایم ۔ وائی ۔ کارپوریشن
بمبئی بازار ۔ کراچی ۔ ٹیلیفون نمبر: ۲۲۹۹۸۲، ۲۲۷۶۳۲

GENERAL.86

"معارفِ رضا" شمارہ ۱۹۸۶ء میں شائع کردہ مضمون "فتاویٰ رضویہ کا فقہی مقام" از علامہ شمس الحسن شمسؔ بریلوی سے اقتباس

تیرہویں صدی ہجری میں، ممالکِ اسلامیہ میں مفتئ مصر شیخ محمد عباسی مہدی کے فتاویٰ کا مجموعہ فتاویٰ مہدیہ کے نام سے مصر میں طبع ہوا۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ اس برصغیر میں فتاویٰ رضویہ کی تدوین عمل میں آئی۔ فتاویٰ رضویہ تیرہویں صدی کے عشرہ آخر میں چودھویں صدی کے ربع اوّل میں لکھے جانے والے فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو اعلیحضرت امامِ اہلسنت، فقیہ عصر، محدّث علامہ شاہ احمد رضا خاں قادری رضوی قدس سرہٗ کی فطانت و ذکاوت، تبحر علمی اور تفقہ فی الدین کا ایک شاہکار ہے اور اب تک کہ ۷۰، ۸۰ برس گزر چکے ہیں، ایسا جامع اور مبسوط، مدلل و مبرہن کوئی دوسرا مجموعہ فتاویٰ حنیفہ کا مرتب نہ ہو سکا جیسا کہ اعلیحضرت قدس سرہٗ نے خود مقدمہ میں صراحت فرمائی ہے۔ اس مجموعہ کا نام "العطایا النبویہ فی فتاویٰ الرضویہ" ہے جو صاحبِ فتاویٰ کی صراحت کے بموجب سات ضخیم جلدوں پر مشتمل تھا۔ فتتقلی الاحباب۔ حجم المجلدات وجزوھا علی اثنی عشر۔ اس کو بارہ جلدوں میں منقسم کیا گیا اور یہ عمل خود صاحبِ فتاویٰ کی اجازت سے سرانجام ہوا۔ اس تدوین کے بعد بھی اعلیحضرت عظیم البرکت کے وصال تک سیکڑوں فتاویٰ اور جمع ہو گئے تھے۔ اس طرح اس کی اور جلدیں مرتب اور مدوّن کی گئیں۔ اس طرح آج، فتاویٰ رضویہ چودہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ بعض مجلدات ہندوستان میں طبع ہوئیں اور چند جلدیں پاکستان میں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر ہمارے ہاتھوں میں ہیں۔ اس برِصغیر میں فتاویٰ رضویہ آخری گراں قدر فقہ حنفی پر مشتمل مجموعۂ فتاویٰ ہے۔ چودھویں صدی ہجری کے آخر اواخر تک ایسا مہتمم بالشان کوئی اور فتاویٰ مرتب نہیں ہوا۔

فتاویٰ رضویہ کی ہر ایک جلد کا ایک مستقل موضوع ہے۔ مثلاً جلدِ اوّل کتاب الطہارۃ پر مشتمل ہے۔ جس کے تحت مختلف ابواب ہیں۔ اسی طرح دوسری جلد "کتاب الصلوٰۃ" پر مشتمل ہے اور وہ بھی مختلف ابواب کی حامل ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ ناظرین فتاویٰ خود اس سلسلہ میں وقوف حاصل کر سکتے ہیں۔ مجھے ابھی "فتاویٰ رضویہ" کے سلسلے میں بہت کچھ عرض کرنا ہے۔

A SPOON-FULL OF SUGAR
A MOUTH-FULL OF
HAPPINESS

شوگر ملز لمیٹڈ
AL-NOOR SUGAR
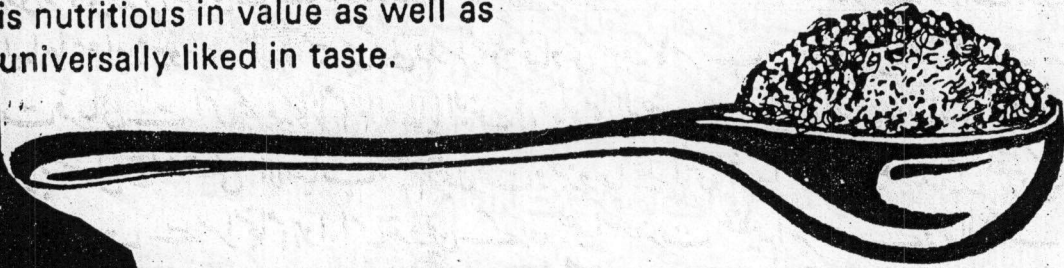
”معارفِ رضا“ شمارہ ۱۹۸۶ء میں شائع کردہ مضمون ”دو قومی نظریہ اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی“ از ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی مرحوم سے اقتباس

اُن کی لکھی ہوئی کتابوں اور کتابچوں کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے۔ انھوں نے اپنے پیروکاروں پر اتنا گہرا اثر ڈالا کہ برصغیر کا ان کا کوئی اور ہم عصر ماہر الٰہیات اپنے پیروکاروں پر مرتب نہیں کر سکا۔ تحریک خلافت کے آغاز میں عدم تعاون کے فتوی پر دستخط لینے کے لیے علی برادران اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے جواب دیا ”مولانا! میری اور آپ کی سیاست میں فرق ہے۔ آپ ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں اور میں مخالف“۔ جب مولانا نے دیکھا کہ علی برادران رنجیدہ ہو گئے ہیں، تو انھوں نے کہا ”مولانا! میں (مسلمانوں کی) سیاسی آزادی کا مخالف نہیں ہوں، میں تو ہندو مسلم اتحاد کا مخالف ہوں“۔

اس مخالفت کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اس اتحاد کے بڑے حامی افراط و تفریط میں اس قدر بہہ گئے تھے کہ ایک عالم اس کی حمایت نہیں کر سکتا تھا۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے مولانا عبدالباری فرنگی محلی کی بعض تحریروں اور افعال پر اعتراض کیا جنھوں نے خود ان الفاظ میں اس کا حسین اعتراف کیا ہے۔

”مجھ سے بہت سے گناہ ہوتے ہیں، کچھ دانستہ اور کچھ نادانستہ، مجھے ان پر ندامت ہے۔ زبانی، تحریری اور عملی طور پر مجھ سے ایسے امور سرزد ہوئے جنھیں میں نے گناہ تصوّر نہیں کیا تھا لیکن مولانا احمد رضا خان بریلوی انھیں اسلام سے انحراف یا گمراہی یا قابلِ مواخذہ خیال کرتے ہیں، اُن سب سے میں رجوع کرتا ہوں جن کے لیے پیش روؤں کا کوئی فیصلہ یا نظیر موجود نہیں۔ اُن کے بارے میں مولانا احمد رضا خاں کے فیصلوں اور فکر پر کامل اعتماد کا اظہار کرتا ہوں“۔

("معارفِ رضا" شمارہ ۱۹۸۶ء میں شائع کردہ مضمون
"امام اہلسنت اور علم تفسیر" از علامہ محمد فیض احمد اویسی
سے اقتباس)

اجمالی آیات کی تفسیر میں مفسّرین کا ہمیشہ اختلاف چلا آرہا ہے لیکن مفسّرین کی عادت رہی ہے کہ اپنے موقف کو دلائل سے ثابت کرتے وقت زیادہ سے زیادہ درجنوں دلائل قائم کیے۔ لیکن اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا طرز نرالا ہے کہ جب اپنے موقف کی توضیح فرماتے ہیں تو سیکڑوں دلائل و براہین حوالۂ قلم فرماتے ہیں۔ چنانچہ تجلّی الیقین کی تصنیف ایک شہسوارِ قلم ہونے کی جیتی جاگتی دلیل ہے کہ منکرین نے جب آقائے کونین، ماوائے ثقلین، رحمتِ کل، ہادیٔ سُبل، سید الرّسل صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کا انکار کیا تو درجنوں آیاتِ قرآنیہ مع حوالہ جات تفاسیرِ مستندہ اور درجنوں احادیثِ صحیحہ اور اقوال اور اسلافِ صالحین کی مدلّل تصانیف سے استدلال فرمایا۔ اس تصنیف پر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کو یوں انعام نصیب ہوا کہ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارتِ بشارت سے نوازا، جس کا ذکر امام اہلسنت رضی اللہ عنہ نے تجلّی الیقین کے آخر میں خود بیان فرمایا ہے۔

صرف ایک آیت پر سیکڑوں صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھ دی۔ جو پوری کتاب تفاسیر کے حوالہ جات کے علاوہ اپنے استنباط کے ساتھ اصولِ تفسیر سے موضوع کو مضبوط و موثوق فرمایا۔ مثلاً آیۂ ممتحنہ کی تفسیر الحجۃ المؤتمنہ قابلِ مطالعہ کتاب ہے۔

EXTRACT FROM THE ARTICLE
"NEGLECTED GENIUS OF THE EAST"
(WRITTEN BY PROFESSOR MUHAMMAD MASOOD AHMAD)

"The editor of the monthly Ma'arif (a leading journal of India) observes:- The late Maulana Ahmad Rida Khan was a great scholar, writer and a jurist of his time. He wrote treatises pertaining to hundreds and thousands of minor and major problems concerning jurisprudence".

The editor of "Les Nouvellous" (Port Louis/Mauritius) writes:- Maulana Imam Ahmad Rida Khan (R.A.) is a renowned writer of Islam. Among his literary works of about 700 books, he wrote the famous Fatava-i-Ridawiyya in twelve volumes, each consisting of about 850 pages. He had a profound knowledge of science too, for he was a Master of Mathematics and Astronomy. He dedicated his whole life to the religion of Allah and acted as a shield against those who wanted to assault the principles of the Ahl-i-Sunnat-wa-Jamaat, for he was truly a great defender of the Faith. On his visit to Makkahtul Mukarrama and Madinatul Munawwarah, he was greeted with great dignity and was conferred upon the title of "Imam-i-Ahl-i-Sunnat" by eminent theologians. They hailed him as a "Reformer of this Century", and adopted him as their Spiritual Guide."

EXTRACT FROM THE ARTICLE

" ROLE OF IMAM AHMAD RAZA KHAN BAREILVI IN UPHOLDING THE SANCTITY OF THE HOLY PROPHET (SALLALLAHU-ALAIH-E-WASALLAM)"

(WRITTEN BY WAJAHAT RASOOL QADRI)

"The guidance from the Holy Prophet (Sallallahu-Alaih-e-Wasallam) is to be sought not only for the welfare of this mundane world but also for the ultimate salvation in the hereafter, Imam Ahmad Raza Khan emphasises that in fact we owe our faith and all the blessings of life, spiritual and material to him. This demands that our devotion to him should be so great that we place him and his reverence above everything and we should be prepared to laydown even our lives for him. Imam Bareilvi has also learned from the History of Islam that since the days of Prophet (Sallallahu-Alaih-e-Wasallam) and afterwards the anti-Islamic forces like HYPOCRATES, JEWS and CHRISTIANS are determined to bring down the fall of MUSLIMS. Failing in their efforts to win over them by force they tried to weaken their Ideology and Faith in Prophet (Sallallahu-Alaih-e-Wasallam) by preaching and propagating such ideas as undermining the sanctity, love and the importance of Prophet Muhammad (Sallallahu-e-Alaih-e-Wasallam). For they realised that the Muslims always hold the Prophet in reverence to the utmost limits and held him in such a high esteem that they do not care to sacrifice even their lives for him. He is of course, a unifying force for Muslim Ummah, which differs sharply in RACE, COLOUR, LANGUAGE, CASTE and CREED."

ایک روائتی خوشبو
دورِ جدید کی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ
شہزادی
صندلین
اگربتّی
بنارس ٹوبیکو کمپنی
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۶۷۰ کراچی ۱۶
فون : ۶۱۲۶۲۲
marksman
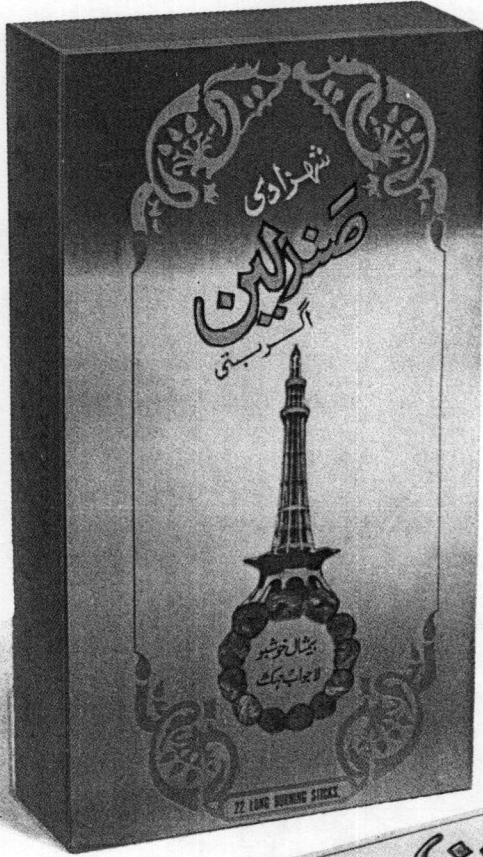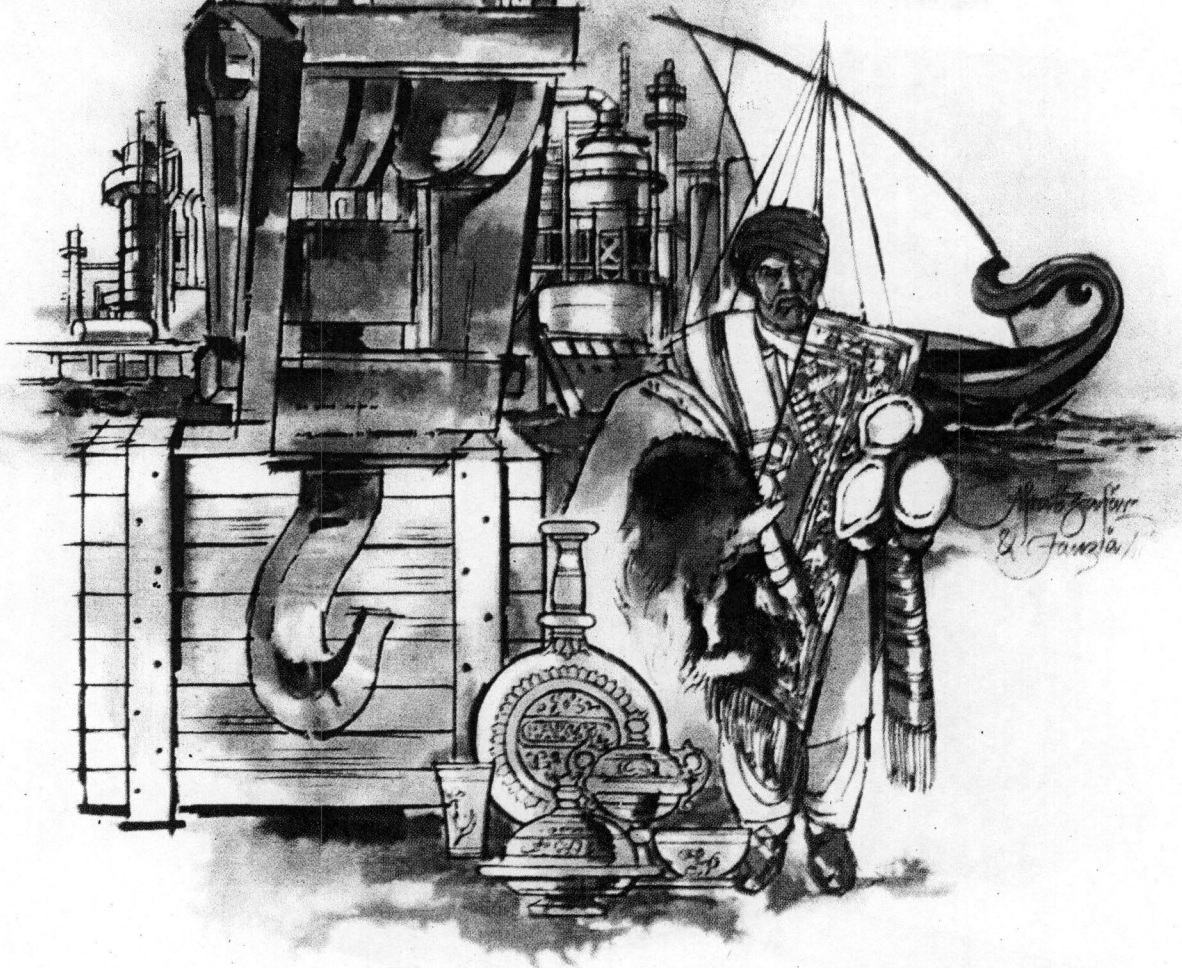
سرورق مطبوعہ ہمدرد پریس (پرائیویٹ) لمیٹڈ۔ فون: ۲۱۳۲۶۲